فَسْـَٔلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

”تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے“ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

فتاویٰ یسئلونک

آپ کے مسائل کا شرعی حل

رئیس دار الافتاء حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

شمارہ 199 | جمعۃ المبارک 04 رجب المرجب 1444ھ 27 جنوری 2023ء

اس شمارے میں شامل فتاویٰ جات

- دودھ پیتے بچے کی وجہ سے حج میں تاخیر کرنا
- تصویر والے مقام پر نماز کی ادائیگی کا حکم
- خواتین کے لیے مسجد میں نماز پڑھنا

سوال ارسال کرنے کے طریقے

- سوالات تحریری صورت میں متعین سوالنامے پر بالمشافہہ جمع کروائیں۔
- ask@yasalunak.com پر برقی مراسلے (ای میل) کی صورت میں ارسال کریں۔
- www.yasalunak.com پر موجود سوالنامے کے ذریعے ارسال کریں۔
- 0333-9206874 پر مکمل نام کے ساتھ واٹس ایپ کریں۔

زیر اہتمام: فقہ اکیڈمی کراچی C-335، بلاک-1، گلستان جوہر، بالمقابل جامعہ کراچی، یونیورسٹی روڈ، کراچی، پاکستان۔

دودھ پیتے بچے کی وجہ سے حج میں تاخیر کرنا

سوال: اگر بچہ ابھی دودھ پینے کی عمر یعنی سات ماہ کا ہو، اور یہ خدشہ ہو کہ ماں کے بغیر بچے کا گزر بسر مشکل ہوگا، تو ایسی صورت میں حج کرنے میں تاخیر کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جس سال حج فرض ہوا اسی سال حج کی ادائیگی لازم ہے بغیر کسی شرعی عذر کے حج کو آئندہ سال تک مؤخر کرنا جائز نہیں البتہ کوئی عذر ہو مثلاً کسی دشمن یا جانور کا خوف ہو، یا کوئی ایسی بیماری لاحق ہو جو حج پر جانے سے مانع ہو، یا عورت کے ساتھ محرم نہ ہو، یا شوہر کے انتقال کی وجہ سے عورت عدت میں ہو یا سارا مال ضائع ہو گیا ہو تو ایسی صورتوں میں ان اعذار کے ختم ہونے تک حج کو مؤخر کرنا جائز ہے۔

صورت مسئولہ میں دودھ پیتے بچے کی پرورش کی وجہ سے حج کو مؤخر کرنے کا حکم یہ ہے کہ اگر بچے کو ساتھ لے جانا یا اس کو کسی دیکھ بھال کرنے والی خاتون مثلاً نانی خالہ وغیرہ کے پاس چھوڑ کر جانا ممکن ہو تو ایسا کرلیا جائے اور اسی سال حج کرلیا جائے لیکن اگر بچہ کی پرورش کا خاطر خواہ انتظام نہ ہونے کے باعث حج کو مؤخر کیا جائے تو اس کی گنجائش ہے۔

منع عن ركن (إذا أحصر بعدو أو مرض) أو موت محرم أو هلاك نفقة۔۔۔(قوله وشرعا منع عن ركنين) هما الوقوف والطواف في الحج، لكن سيأتي أن العمرة يتحقق فيها الإحصار، ولها ركن واحد وهو الوقوف. وفي بعض النسخ عن ركن بالإفراد، والمراد به الماهية: أي عما هو ركن النسك متعددا أو متحدا تأمل (قوله بعدو) أي آدمي أو سبع (قوله أو مرض) أي يزداد بالذهاب (قوله أو موت محرم) أراد به من لا تحرم خلوته بالمرأة فيشمل زوجها، وكونهما عدمهما ابتداء؛ فلو أحرمت وليس لها محرم ولا زوج فهي محصرة كما في اللباب والبحر، ثم هذا إذا كان بينها وبين مكة مسيرة سفر وبلدها أقل منه أو أكثر، لكن يمكنها المقام في موضعها وإلا فلا إحصار فيما يظهر (قوله او هلاك نفقة) فإن سرقت نفقته، إن قدر على المشي فليس بمحصر وإلا فمحصر، وإن قدر عليه للحال إلا أنه يخاف العجز في بعض الطريق جاز له التحلل لباب، وظاهر كلامهم هذا أن المراد بالنفقة ما يشمل الراحلة تأمل.تتمة] زاد في اللباب: مما يكون به محصرا أمور أخر. منها العدة، فلو أهلت بالحج فطلقها زوجها ولزمتها العدة صارت محصرة ولو مقيمة أو مسافرة معها محرم. ومنها لو ضل عن الطريق لكن إن وجد من يبعث الهدي معه فذلك الرجل يهديه إلى الطريق وإلا فلا يمكنه التحلل لعجزه عن تبليغ الهدي محله. قال في الفتح: فهو كالمحصر الذي لم يقدر على الهدي.(الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٢/ ٥٩٠)

تصویر والے مقام پر نماز کی ادائیگی کا حکم

سوال: جس کمرے میں تصویریں ہوں اس میں نماز کا کیا حکم ہے؟ کیا نماز ادا نہیں ہوگی؟ یا کراہت کے ساتھ ادا ہو جائے گی۔

جواب: جس کمرے میں جاندار کی نمایاں تصویر ہو، چاہے نمازی کے سامنے دیوار پر ہو، یا سجدے کے مقام پر ہو، اوپر ہو، دائیں بائیں ہو، یا پیچھے ہو، اُس کمرے میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، ایسے کمرے میں نماز پڑھنے والا گناہ گار ہوگا، تاہم اس کی نماز ادا ہو جائے گی، اعادہ واجب نہیں، کیونکہ کمرے میں تصویر ہونے سے نماز کے ارکان وواجبات میں خلل نہیں آتا، جبکہ نماز کا اعادہ اس مکروہ تحریمی سے لازم ہوتا ہے جس کے ارتکاب سے نماز کے ارکان وواجبات میں خلل آئے، جیسے نماز کا کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑ دینا۔

اگر کمرے سے تصویر کو ہٹانا، یا کسی کپڑے وغیرہ سے مکمل ڈھانپ دینا ممکن ہو تو اس کو ڈھانپ کر یا ہٹا کر وہاں نماز پڑھنا درست ہے، بصورت دیگر متبادل جگہ پر نماز کا اہتمام کیا جائے۔ نیز اگر تصویر نمازی کے پاؤں کے نیچے ہو، یا اس قدر چھوٹی ہو کہ اگر زمین پر رکھ دی جائے تو کھڑے ہوئے شخص کو واضح نظر نہ آتی ہو تو ایسے کمرے میں نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔

(ولبس ثوب فيه تماثيل) ذي روح، وأن يكون فوق رأسه

أو بين يديه أو (بحذائه) يمنة أو يسرة أو محل سجوده (تمثال) (واختلف فيما إذا كان) التمثال (خلفه, والأظهر الكراهة)" لكنها فيه أيسر, لأنه لا تعظيم فيه ولا تشبه، معراج) و لا يكره (لو كانت تحت قدميه) (أو كانت صغيرة) لا تتبين تفاصيل أعضائها للناظر قائما وهي على الأرض، ذكره الحلبي (أو مقطوعة الرأس أو الوجه)" (الدر المختار مع رد المحتار،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها:١/٦٤٧)

"فإن كانت الصورة في موضع سجوده يكره؛ لما فيه من التشبه بعبادة الصور والأصنام، وكذا إذا كانت أمامه في موضع؛ لأن معنى التعظيم يحصل بتقريب الوجه من الصورة، فأما إذا كانت في موضع قدميه فلا بأس به؛ لما فيه من الإهانة دون التعظيم، هذا إذا كانت الصورة كبيرة، فأما إذا كانت صغيرة لا تبدو للناظر من بعيد فلا بأس به؛ لأن من يعبد الصنم لا يعبد الصغير منها جدا-الى قوله- أن النهي ليس لمعنى في الصلاة فلا يمنع جواز الصلاة" (بدائع الصنائع،فصل شرائط اركان الصلاة:١/١١٦)

«وكذا كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها-الى قوله- إلا أن يدعي تخصيصها بأن مرادهم بالواجب والسنة التي تعاد بتركه: ما كان من ماهية الصلاة وأجزائها» (الدر المختار مع رد المحتار،واجبات الصلاة:١/٤٥٦)

"والنهي متى كان لمعنى في غير المنهي عنه لا يكون مفسدا، كالنهي عن الصلاة في الأرض المغصوبة" (المبسوط للسرخسی،باب نوادر الصلوة:٢/٨٨)

(وأما) قولهم: إن غير المشروع لا يكون معتبرا في حق الحكم فنعم، لكن الطلاق نفسه مشروع عندنا، ما فيه حظر، وإنما الحظر والحرمة في غيره، وإذا كان مشروعا في نفسه جاز أن يكون معتبرا في حق الحكم، وإن منع عنه لغيره، كالبيع وقت أذان الجمعة، والصلاة في الأرض المغصوبة ونحو ذلك" (بدائع الصنائع،فصل فی حکم طلاق البدعة:٣/٩٦)

"وفعل الصلاة في الأرض المغصوبة اشتمل على طاعة:وهي الصلاة، وعلى معصية: وهي استعمال الأرض المغصوبة،فيثاب على الطاعة ويعاقب على المعصية، ويوزن العملان يوم القيامة، والمعصية خارجة عن ماهية الطاعة، فلهذا لم تؤثر في إفسادها عند من يرى صحتها، وهو الأظهر".(التنبيه على مشكلات الهداية،باب استيلاء الكفار:٤/٢٦٧)

خواتین کے لیے مسجد میں نماز پڑھنا

سوال: خواتین کی نماز کے حوالے سے ہے کہ اگر خواتین مسجد میں جا کر نماز پڑھیں، جیسے جمعے وغیرہ کی نماز پڑھنے جاتی ہیں تو کیسے نماز ادا کی جائے گی؟ اور اگر دیر سے پہنچے تو چار سنت چار فرض پڑھی جائیں گی عورتوں کی جماعت میں شرکت کی صورت میں نماز کا مکمل طریقہ بیان فرما دیں۔

جواب: خواتین کے لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے مسجد میں جانا مکروہ تحریمی (ممنوع) ہے،خواتین کے لیے شریعت کا حکم یہی ہے کہ اپنے گھروں میں ہی تمام نمازیں ادا کریں،خواہ پانچ وقت کی فرض نمازیں ہوں، یا جمعہ وعیدین کی نمازیں ہوں،خواہ تراویح کی نماز ہو،لہٰذا خواتین پر لازم ہے کہ جمعہ،عیدین یا کسی اور نماز کی ادائیگی کے لیے گھر سے نہ نکلیں۔لیکن اگر کسی خاتون نے مسجد میں جا کر کوئی نماز جماعت سے پڑھ لی تو گناہ کے باوجود اس کی نماز صحیح ہو جائے گی۔ اگر کوئی خاتون جمعہ کی جماعت ختم ہونے کے بعد مسجد میں پہنچی تو اُس کو چاہیے کہ گھر آکر ظہر کی نماز اپنی ترتیب کے مطابق ادا کرے۔ جہاں تک تعلق ہے اس بات کا کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں خواتین کو فرض نمازوں کی جماعت میں شرکت کی اجازت تھی، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ خواتین رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے براہ راست دین کی تعلیم حاصل کر سکیں۔اس کے علاوہ اور بھی حکمتیں تھیں۔وہ بہترین زمانہ تھا،عورتوں کے مسجد جانے سے فتنے کا اندیشہ نہیں تھا،لیکن بعد کے زمانے میں فتنے ظہور پذیر ہونے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں صحابہ کرامؓ نے اتفاقِ رائے سے عورتوں کو جماعت میں شرکت سے روک دیا مزید یہ کہ رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے زمانے میں خواتین کو مسجد جانے کی اجازت کے باوجود خود رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے خواتین کو اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کی ترغیب دی، اسی کو افضل فرمایا۔

چنانچہ روایت میں ہے:''عن أم حميد امرأة أبي حميد الساعدي، أنها جاءت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: يا رسول الله، إني أحب الصلاة معك، قال: « قد علمت أنك تحبين الصلاة معي، وصلاتك في بيتك خير لك من صلاتك في حجرتك، وصلاتك في حجرتك خير من صلاتك في دارك، وصلاتك في دارك خير لك من صلاتك في مسجد قومك، وصلاتك في مسجد قومك خير لك من صلاتك في مسجدي »، قال: فأمرت فبني لها مسجد في أقصى شيء من بيتها وأظلمه، فكانت تصلي فيه حتى لقيت الله عز وجل (مسند احمد، باقي مسند الأنصار ،باقي المسند السابق، حديث أم حميد رضي الله عنها) ترجمہ: حضرت امّ حمید رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کا شوق ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا شوق (اور دینی جذبہ) بہت اچھا ہے، مگر تمہارا گھر کے اندرونی کمرے میں نماز پڑھنا بیرونی کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے،اور بیرونی کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے،اور صحن کی نماز محلے کی مسجد میں نماز سے بہتر ہے، اور محلے کی مسجد کی نماز میری مسجد (مسجدِ نبوی) کی نماز سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت امّ حمید ساعدی رضی اللہ عنہا نے اپنے کمرے کے آخری کونے میں جہاں سب سے زیادہ اندھیرا رہتا تھا، نماز پڑھنے کی جگہ بنوائی، وہیں نماز پڑھا کرتی تھیں، یہاں تک کہ ان کا وصال ہو گیا«۔

'' عن أبي عمرو الشيباني، أن عبد الله بن مسعود، قال: «والذي لا إله غيره، ما صلت امرأة صلاة قط خيرا لها من صلاة تصليها في بيتها، إلا أن يكون المسجد الحرام، أو مسجد الرسول (المعجم الكبير، ص۹۸۳) ترجمہ: ''حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں! عورت کا گھر میں نماز ادا کرنا باقی تمام جگہوں پر نماز ادا کرنے سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام اور مسجد نبوی ﷺ کے۔''

ایک اور روایت میں ہے:''''وعن أبي عمرو الشيباني أنه رأى عبد الله يخرج النساء من المسجد يوم الجمعة، ويقول: اخرجن إلى بيوتكن خير لكن،رواه الطبراني في الكبير بإسناد لا بأس به (الترغيب والترهيب، كتاب الصلاة الترغيب في الأذان وما جاء في فضله:۱/۱٤۲) ترجمہ:''ابو عمرو شیبانی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن عورتوں سے فرما رہے ہیں کہ اپنے گھروں میں جا کر نماز پڑھو، تمہارے گھر ہی تمہارے لئے بہتر ہیں''۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھیں:''لو أدرك النبي - صلى الله عليه وسلم - ما أحدث النساء، لمنعهن كما منعت نساء بني إسرائيل.' (الصحيح للبخارى كتاب الاذان، باب خروج النساء إلى المساجد) ترجمہ: اگر آپ ﷺ اس دور میں موجود ہوتے (اور فتنوں کا مشاہدہ فرماتے) تو عورتوں کو مسجد آنے سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔

(ويكره حضورهن الجماعة) ولو لجمعة وعيد ووعظ (مطلقا) ولو عجوزا ليلا (على المذهب) المفتى به لفساد الزمان. قوله:(على المذهب المفتى به) أي مذهب المتأخرين. (الدر المختار مع رد المحتار،باب الامامة:۱/۵٦٦)

''وكره لهن حضور الجماعة إلا للعجوز في الفجر والمغرب والعشاء ،والفتوى اليوم على الكراهة في كل الصلوات لظهور الفساد. كذا في الكافي، وهو المختار. كذا في التبيين''. (الفتاوى الهندية,الباب الخامس فى الامامة:۱/ ۸۹)

''ولا تجب الجمعة على مسافر ولا امرأة ولا مريض ولا صبي ولا عبد ولا أعمى فإن حضروا وصلوا مع الناس أجزأهم عن فرض الوقت لأنهم تحملون فصاروا كالمسافر إذا صام''۔(فتح القدير:، كتاب الصلوة، باب صلوة الجمعة:۲/٦۲)

ختم شد